Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۲۹

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۰ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۶ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۶ جون ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۳۴

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے نہیں کی

بیویوں سے تعلقات اچھے نہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا ..... وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: ۲۰)

ترجمہ:- اے ایماندارو! تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ ..... اور ان سے اچھا سلوک کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ:- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ زیادہ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تم سب میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۸-۴۱۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام آمدہ ۱۵ جون کی اطلاع منظر ہے:۔

دانتوں میں تا حال تکلیف ہے۔

احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر ضعف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۵ احسان (جون)۔ امیر مقامی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی زیر ہدایت آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ الم نشرح کی تفسیر کرتے ہوئے خدائی جماعتوں کے اوصاف اور ان کے فرائض پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی اور اس طرح احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود اُس کے قائم کردہ سلسلہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں شرح صدر کی لازوال نعمت سے سرفراز فرما کر یقین کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ یقین اس بات پر کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے تمام کاموں میں وہ ہمارا معین و مددگار ہے اور پھر یقین اس بات پر کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی پورا کرتا چلا جائے گا اور اسلام ہماری ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ہمارے ذریعہ ہی دنیا میں غالب آئے گا۔ وہ ہماری کمزوری اور بے بضاعتی پر نظر کرتے ہوئے محض اپنے فضل سے ہمارا بوجھ ہلکا کرتا اور ہمیں اپنی جناب میں سرخروئی عطا کرتا چلا آرہا ہے۔ مشکلات و مصائب آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں دور کر کے ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ ہماری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہر عسر کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یسر کا زمانہ لے آتا ہے۔ اس طرح ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس نے ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم ہمیشہ اس کی جناب میں جھکے رہیں اسی میں ہماری فلاح اور غلبہ اسلام کے مقصد میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی عطا فرماتا رہے۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ رجب ۱۳۹۹ھ
۱۶ احسان ۱۳۵۸ہش
۱۶ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنسان کو عطا ہونیوالی اعلیٰ طاقتیں اور انکی علّتِ غائی

اللہ تعالیٰ نے اپنی جملہ مخلوقات میں انسان کو ایک خاص شرف اور عزّت کا مقام عطا کیا ہے۔ چنانچہ وہ انسان کے اِس شرف اور بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

ترجمہ :۔ اور ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصّہ پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے۔

بنی نوع انسان کو بحیثیت انسان دوسری مخلوق پر جو شرف اور بزرگی اور فضیلت عطا کی گئی ہے اُس کی اصل اور بنیادی وجہ وہ اعلیٰ درجہ کی طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیّتیں ہیں جو بطورِ خاص انسان کو عطا کی گئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِن طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیّتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(المؤمن آیت ۶۵)

ترجمہ :۔ اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں (حفاظت کے لئے بنایا ہے) اور اسی نے تم کو مختلف طاقتیں بخشی ہیں اور پھر اُن طاقتوں کو نہایت اعلیٰ درجہ کا اور مضبوط بنایا ہے اور تم کو پاکیزہ رزق بخشا ہے۔ یہ اللہ ہے جو تمہارا رب بھی ہے۔ پس بہت برکت والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا رب ہے۔

پھر یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کی طاقتیں عطا کی ہیں بلکہ ان سب طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیّتوں میں اس نے ایک خاص توازن قائم فرمایا ہے جس کی وجہ سے انسان کا وجود بحیثیتِ مجموعی جملہ مخلوقات میں موزوں ترین وجود ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانی قویٰ اور طاقتوں میں اندازے اور موزونیت کی اِس خاص کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ (التین آیت ۵)

ترجمہ :۔ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔

طبعًا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیّتیں کس لئے عطا کی ہیں اور پھر اُن میں ایک خاص توازن اور موزونیت قائم کرنے کی غرض کیا ہے؟ ظاہر ہے اِس سے صرف یہ غرض تو نہیں ہو سکتی کہ انسان جسے دوسری مخلوقات کے مقابلے میں ایک خاص شرف اور بزرگی عطا کی گئی ہے اپنی اِن طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام میں لا کر اپنے لئے راحت و آرام کے سامان پیدا کرے اور پھر راحت و آرام کے اِن سامانوں میں ہی مستغرق رہ کر جانوروں کی طرح خوب کھائے پیئے عیش کرے اور بے قیدی کی اباحتی زندگی گزار کر مرجائے۔ عقلِ انسانی اِس خیال کو رَدّ کرتی ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کا صرف اتنا ہی مقصد ہو تو پھر دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں انسان کے لئے شرف اور بزرگی کی کوئی خاص وجہ باقی نہیں رہتی۔ اِس خیال کو اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ (التین آیت ۶) کہہ کر رد کر دیا ہے کیونکہ اگر اُن اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کا جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بطورِ خاص عطا کی ہیں اتنا ہی مصرف سمجھ لیا جائے کہ انسان عیش و آرام کے سامان مہیّا کر کے بے قیدی کی اباحتی زندگی گزارے اور مرجائے تو پھر تو وہ ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لَوٹ کر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ شرف اور بزرگی کو گنوا بیٹھے گا۔ عقل کہتی ہے کہ ان اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کا کوئی ارفع و اعلیٰ مقصد ہونا چاہیئے۔ وہ مقصد کیا ہے؟ اِس سوال کا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی پُر معارف اور رُوح پرور جواب دیا ہے۔ فی الوقت وہ جواب ہی ہم ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے قرآنِ مجید کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے استدلال فرما کر واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں اِس لئے انسان کو عطا فرمائی ہیں کہ انسان انہیں کماحقہٗ کام میں لا کر خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی، اُس کی غیر محدود طاقتوں اور صفات پر ایمان لا کر اور عبودیتِ کاملہ کا نمونہ پیش کر کے اُس کی معرفت حاصل کرے اور محبّتِ ذاتی کے وصف سے متصف ہو کر اُس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے اور اِس جہان میں اُس کے افضال و انعامات کا مورد بن کر اگلے جہان کی لازوال نعمتوں کا وارث قرار پائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اِس غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دئیے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبّت ہے۔ اِسی وجہ سے انسان دُنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر، بڑا عہدہ پاکر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر اِن دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اُس کا دُنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے اور اُس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اُس سے اتفاق نہیں کرتا۔"

(رپورٹ جلسۂ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۳)

پھر حضور علیہ السلام نے انسانی طاقتوں اور استعدادوں کی غرض بیان کرنے کے علاوہ اس غرض کو ایک خاص اصول کے ماتحت واضح فرمایا ہے اور پھر اُس اصول کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے ذہن نشین کرایا ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ کسی بھی مخلوق کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں ودیعت فرمائی ہیں ان سے وہ مخلوق جو اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتی ہے اور جس سے آگے قدم بڑھانا اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ کام ہی اُس کے وجود کی علّتِ غائی ہوتا ہے۔ چونکہ انسان کی فطرت میں ایک برتر اور اعلیٰ ہستی کی تلاش کا جذبہ ودیعت کیا گیا ہے اِس لئے اُس کی اعلیٰ طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کی علّتِ غائی اُس اعلیٰ و برتر ہستی کی تلاش اس کی معرفت اور اس کے ساتھ محبّتِ ذاتی کا تعلق ہی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام اِس امر کو ایک مثال سے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ایک دانا انسان اِس مسئلہ کو اِس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں وہی اعلیٰ کام اُس کی پیدائش کی علّتِ غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بَیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبۂ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اِس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بَیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبّت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اُس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے، سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ

(باقی ص۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنج ارکانِ اسلام

(مکرم سیّد سجّاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

(۲)

زکوٰۃ کے معنے مال کا بڑھنا اور مال کا پاک کرنا ہے اور یہ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ قرآن کریم نے زکوٰۃ کی تعلیم کے متعلق فرمایا ہے:-

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ (پ۱۰ ع ۱۴)

زکوٰۃ فقراء، مساکین، کارکنوں کے لئے ہے اور جن کی تالیفِ قلوب مطلوب ہے اور غلاموں کے آزاد کرنے کے، قرضداروں کیلئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اور مسافروں کیلئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اسلام کا چوتھا رکن حج ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:-

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝ (آل عمران)

یعنی جو لوگ طاقت رکھتے ہیں اُن پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر بیت اللہ کا حج کریں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-
"حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمالِ سلوک کا آخری مرحلہ ہے سمجھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو۔ نہ ہی عزیز و اقارب کی جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔..... طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

اسلام کا پانچواں رکن روزہ ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:-

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

یعنی روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ پس جو تم میں سے ماہِ صیام دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے۔

یہ ایک خاص مہینہ ہوتا ہے جس میں پورے ماہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزوں کا مہینہ ماہِ رمضان بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ آگ سے ڈھال اور آڑ کی حیثیت رکھتا ہے اور اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔"

روزہ لقائے الٰہی کا موجب ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اُس وقت ہوگی جب (روزہ کی وجہ سے) وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیتِ قرآنی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-
"صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے..... اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے...... پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا.... جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶ تا صفحہ ۲۶۰)

یہ پانچوں ارکانِ اسلام اور اسلام اور ایمان کے جملہ تقاضے قرآنی ارشادات اور احکام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتی ہے.... اور وہ اپنے رب سے پیار کرنے والی ہے اُس کے دامن کو اس طرح پکڑ رکھا ہے گویا ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ ..... یہ صرف جماعت احمدیہ کو شرف حاصل ہے جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے جان، مال، عزت اور وقت کی قربانی دے رہی ہے....."
(خطبہ جمعہ ۴ مئی ۷۳ء مطبوعہ الفضل ۱۳ مئی ۷۳ء صفحہ ۲)

پھر فرماتے ہیں:-
"آپ دعائیں کریں اور اس مقام پر مضبوطی سے قائم رہیں کیونکہ ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے۔ اپنے آپ کو

کچھ نہیں سمجھنا بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور جب دنیا پیار کو کلی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا کہ "آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"۔ اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رحمتِ الٰہی کو جذب کرکے اور مستانہ وار اپنے ربِّ کریم کی طرف رجوع کرکے خدائے قادر و توانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے۔

ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہوگی کہ اے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائیو۔ جس کے نتیجہ میں "ظلمات" خدا کے نور سے بدل جائیں اور دنیا وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر: ۷۰) کا نظارہ دیکھنے لگ جائے اَللّٰھُمَّ آمین۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ رمئی ۱۹۷۹ء مطبوعہ الفضل ۱۳ رمئی ۱۹۷۹ء صفحہ ۱)

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں ان میں بھی جماعت کو صدق دل کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور احکامِ قرآنی و سنّتِ نبوی پر مداومت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کشتی نوح کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اسی لئے حضورؑ نے تحریر فرمائی کہ تا اس زمانہ کے خطرناک طوفانِ ضلالت سے جماعت کو بچایا جائے۔ ان دنوں خاص طور پر ہر احمدی کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہیئے جو حضورؑ نے اس کتاب میں جماعت کے لئے تحریر فرمائی ہے کیونکہ

ع

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے
(مسیح موعودؑ)

کشتی نوحؑ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ جو تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن ہم سب کا حافظ و ناصر ہو، معین و مددگار ہو اور فلاحِ دارین سے نوازے۔ آمین

وَآخِرُ کَلِمِنَا حَمْدًا وَشُکْرًا
لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

الفضل خود خرید کر پڑھئے ۔۔۔!
(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی رومر آٹومیٹک۔ رنگ سفید۔ چین سفید رنگ ۱۲ رمئی کو دو بجے کے قریب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ سے براستہ گولبازار دارالعلوم غربی ربوہ کو جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ جس بھائی یا بہن کو ملی ہو وہ مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ۴۶/۱۰ کو پہنچا کر یا انہیں اطلاع دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ گھڑی پہنچانے والے کو مبلغ تیس ۳۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

(چوہدری) رشید احمد سرور
مربی سلسلہ احمدیہ ضلع اٹک۔ حال ربوہ

دعائے مغفرت

مورخہ ۶ رجون ۱۹۷۹ء بروز بدھ بوقت ۷ بجے شام خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا رحمت علی صاحب آف احمد نگر لمبی بیماری کے بعد بعمر ۶۵ سال اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بچپن ہی سے بہت نیک، متقی، صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعاگو اور ہر وقت ذکرِ الٰہی کرنے والی خاتون تھیں۔ میں بچپن ہی سے اس بات کا مشاہدہ کیا کرتا تھا کہ ہمشیرہ مرحومہ چکی پیستے ہوئے اور چرخہ کاتتے ہوئے بھی ذکرِ الٰہی کرتی رہتی تھیں کبھی کسی سے کسی امر میں لڑائی جھگڑا اور تلخ کلامی نہ کرتی تھیں بلکہ ہر معاملہ میں نہایت نرمی، پیار، ہمدردی، عمدہ اخلاق اور حسنِ سلوک سے پیش آتی تھیں۔ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا ہمشیرہ مرحومہ پر بڑی شفقت فرمایا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ہمشیرہ صاحبہ نے ان کے گھر تشریف لانے پر چارپائی بچھائی تو حضرت اُمّ المومنین رضی نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تمہیں خیر ہی خیر بخشے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور ہمشیرہ صاحبہ کو خیر اور نیکی کی توفیق بخشتا رہا۔ ہمشیرہ مرحومہ کے تین بیٹے شادی شدہ اور برسرِ روزگار ہیں۔ ایک بیٹا مرزا محمد یعقوب ناروے میں ہے دوسرا محمد یونس ایئر فورس میں ملازم ہے اور تیسرا محمد اسحٰق جو بیرون ملک سے ایک ہفتہ قبل احمد نگر پہنچ گیا تھا۔ مرحومہ کی ایک ہی بیٹی صفیہ بیگم ہے جو شادی شدہ ہے جس نے لمبی بیماری کے وقت والدہ کی بہت خدمت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں پہلے احمد نگر میں جنازہ پڑھا گیا پھر ربوہ میں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی طاقت عنایت فرمائے۔ (عبدالمنان شاہد مربی…)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۳ سال پہلے ۱۶؍جون ۱۹۴۶ء

حضرت مصلح موعودؓ کی روح پرور مجلس عرفان

مسجد مبارک قادیان میں مجلس عرفان کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام

آج ۱۶؍احسان ۱۳۲۵ہش/ ۱۶؍جون ۱۹۴۶ء کو مجلس علم و عرفان میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگیا۔ یہ اہم ضرورت سلسلہ کے ایک نہایت ایثار پیشہ اور مخیّر دوست محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ نے پوری کر دی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی کہ:

"جس طرح انہوں نے ہماری آواز لوگوں تک پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز سن کر اس پر مزید عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔"

(الفضل ۴؍ظہور ۱۳۲۵ہش/ اگست ۱۹۴۶ء)

تاریخ احمدیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مجلس علم و عرفان ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا آغاز حضور نے ۱۹۴۴ء میں اپنے دعویٰ مصلح موعود کے بعد کیا۔ دینی حقائق اور آسمانی انوار کی یہ محفل قادیان دارالامان میں مسجد مبارک میں مارچ ۱۹۴۴ء سے لے کر وقفہ وقفہ کے ساتھ اگست ۱۹۴۷ء تک جاری رہی بعد ازاں قادیان سے ہجرت کی وجہ سے سیر روحانی کا یہ تاریخی سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اس بابرکت مجلس کا پس منظر خود حضور نے ۹؍امان ۱۳۲۳ہش/مارچ ۱۹۴۴ء کو مسجد مبارک میں عصر کی نماز کے بعد بیان فرمایا۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں:-

"جب خدا تعالیٰ نے مجھے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اب اسلام کے غلبہ کا وقت آن پہنچا ہے تو وہ مختلف پہلو میرے ذہن میں آنے شروع ہوئے جو اس غلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ وہ بیسیوں پہلو ہیں اور کسی ایک خطبہ یا تقریر میں ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا میرا ارادہ ہے کہ لاہور یا لدھیانہ کے جلسہ کے بعد روزانہ مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد میں بیٹھا کروں اور دوستوں کو ان باتوں سے کچھ نہ کچھ سنایا کروں تاکہ وہ آگے کی طرف قدم بڑھا سکیں۔"

اسی ضمن میں حضور پُر نور نے احباب قادیان کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ وہ کم از کم ایک نماز مسجد مبارک میں ضرور ادا کیا کریں۔ چنانچہ مسجد مبارک میں نمازیں ادا کرنے والے احباب کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔ اور امام ہمام کی دلآفریں باتیں سننے کے لئے احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے لگے۔ اس پاکیزہ روحانی مجلس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار شام کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ اور اس میں نہ صرف احمدی دوست نہایت بے تابی اور ذوق و شوق سے شرکت کرتے تھے بلکہ غیر از جماعت مسلم اور حتیٰ کہ غیر مسلم احباب بھی آتے اور استفادہ کرتے تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس آسمانی مجلس میں جو روحانی خزائن لٹائے، ان کا شمار تو مشکل ہے تاہم تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۶۲۳ کے حوالے سے بصیرت اور معرفت سے پُر چند نکات کا ذکر کیا جاتا ہے:-

— ۲۶؍شہادت ۱۳۲۶ہش/۱۶؍اپریل ۱۹۴۷ کو ایک دوست نے سوال کیا کیا خلیفہ راشد کی موجودگی میں کوئی الگ مجدد بھی آسکتا ہے؟ حضور نے فرمایا:-

"خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

— ایک شخص نے عرض کیا سجدہ میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا کیوں ناجائز ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا:-

"سجدہ بے شک تذلل کا مقام ہے مگر قرآن عزت کی چیز ہے۔ اس کی دعائیں سجدہ کی حالت میں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ دعا انسان کو نیچے کی طرف لے جاتی ہے اور قرآن انسان کو اوپر کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے قرآنی دعاؤں کا سجدہ میں مانگنا ناجائز ہے۔"

— ایک بار آیت قرآن لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی برتری جزئیات کے لحاظ سے بھی ہمیشہ کے لئے ظاہر ہو جائے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ کہا جائے اسلام میں چونکہ توحید کا بیان ہے اور فلاں فلاں مذہب شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے اسلام افضل ہے یا صرف رسالت کے لحاظ سے اسلامی تعلیم کو افضل ثابت نہیں کیا جائے گا بلکہ جزئیات کا ذکر کر کے ان کے لحاظ سے بھی اسلام کو سب پر غالب کیا جائے گا گویا اقتصادی، تمدنی، سیاسی جس قدر احکام ہیں ان تمام میں اسلام کا کفر سے ٹکراؤ ہوگا۔ اور پھر اسلام کو فتح حاصل ہوگی۔"

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

وقف عارضی کی اہم تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی تربیت اور قرآن مجید کی تعلیم و اشاعت کے لئے احباب جماعت کو وقف عارضی کی تحریک فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

ہر احمدی مرد و عورت جو استطاعت رکھتا ہے وہ سال بھر میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کا عرصہ وقف کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں براہ راست یا دفتر وقف عارضی میں اپنی تعلیم اور عمر وغیرہ کے ساتھ یہ بھی لکھے کہ وہ کب وقف کرے گا اور کتنا عرصہ وقف کرے گا۔ واقفین عارضی کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے کرایہ اور کھانے وغیرہ کا انتظام خود کریں۔ اس لئے وہ خود لکھیں گے کہ انہیں کتنے فاصلے تک بھجوایا جائے۔ دفتر ایسا انتظام کرتا ہے کہ دو آدمیوں کا وفد مقرر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء سے ایک امیر مقرر کیا جاتا ہے۔ انہیں ان کے مقرر کردہ فاصلے کی کسی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے۔ جماعتیں بالعموم واقفین کے ٹھہرنے کے لئے مسجد کے ساتھ یا کسی مکان میں انتظام کر دیتی ہیں۔ جماعتوں کے لئے بھی ہدایت ہوتی ہے کہ وہ واقفین کو کھانا پیش نہ کریں۔ انہیں اپنا خود انتظام کرنا چاہیے۔

واقفین کے لئے یہ ہدایات ہیں کہ وہ جماعتوں میں تربیت کا کام کریں۔ اگر کہیں جگہ سستی وغیرہ ہو تو محبت سے سمجھائیں۔ نماز باجماعت کے انتظام کو درست کریں اور سارے افراد کو قرآن مجید پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں اور ترجمہ سے بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں جماعتوں میں تعلیم القرآن کے انتظام کی نگرانی کریں۔ تربیتی امور کی طرف پوری توجہ دیں جھگڑے وغیرہ کی صورت میں نرمی سے اصلاح کی کوشش کریں۔ جماعت کے مقامی نظام میں دخل نہ دیں۔ ہاں اگر اس بارہ میں کسی اصلاح کی ضرورت محسوس فرمائیں تو مرکز میں رپورٹ فرمائیں۔ مرکز خود انتظام کرے گا۔ مستورات بھی وقف کریں۔ ان کو صرف ان کے محلہ اور گاؤں کی عورتوں اور بچوں کی تعلیم القرآن اور تربیت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ میاں بیوی اکٹھے وقف کرنا چاہیں تو ان کو اکٹھے مقررہ فاصلے کے اندر کسی ایسی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے جہاں ان کی رہائش کے لئے مناسب انتظام موجود ہو۔

واقفین کو اس نیک کام کے لئے وقت دے کر ایک روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ جماعتوں کی تربیت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی سکیم پایۂ تکمیل تک پہنچ رہی ہے افراد جماعت میں اخوت و تعارف پیدا ہوتا ہے۔ ایک گونا جہاد کی توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کا موقع ملتا ہے۔ خود اپنے نفس کی اصلاح کا بہترین موقع حاصل ہوتا ہے جس پہلو سے بھی غور کیا جائے وقف عارضی کی تحریک سراسر خیر و برکت ہے۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی نہ کرنیوالوں کو انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو جلسہ میں فرمایا :-

"سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ، ہر لحہ ، اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے۔ تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں وہ برکت ڈالے گا اور جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجود میں بھی برکت ڈالے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جن گھروں میں وہ رہے ہوں گے ان کو بابرکت کیا جائے گا۔ جن چیزوں کو وہ ہاتھ لگائیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائیں گے یہ وعدے پورے ہونے ہیں لیکن اگر انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں تم ان وعدوں اور ان بشارتوں کے حقدار نہیں ہو گے تو یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وہ کچھ اور لوگ لے آئے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ - وہ قربانیوں میں تمہاری طرح سست اور نکمّے اور بخیل نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو سمجھیں گے اور خدا کی راہ میں قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے "

پس احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وقفِ اولاد کی اہمیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزّت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزّت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا جو ان کو اتنی برکت دے دی۔ ہر شخص جو آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربان کر دے ، ان برکات سے حصہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو عطا کیں "

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذیلی تنظیموں میں شمولیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے ...

دُعا کی حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے .... پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیّٰ کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا وند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے "

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۳ صفحہ ۲۰۲

(شعبہ تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

اپنے وجود کا ثبوت دیں۔

اس سے زیادہ ہمارے لئے اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے کہ ہمارے سب سے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے احیاء اور سربلندی کے ایام ہمیں نصیب ہوتے ہیں۔ این سعادت بزورِ بازو نیست۔ لہٰذا شکر گذاری کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا خدمت کرنے کا انداز ایک جنون کا سا رنگ اختیار کرے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"کام کرنے والی جماعت تو جس جگہ موجود ہو، وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے "

لہٰذا میرے نزدیک انصار اللہ کے لئے موجودہ مالی سال کو گزشتہ مالی سالوں کے مقابلہ میں نمایاں حیثیت دینا ہرگز کوئی غیر معمولی قدم نہیں "

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی رکنیت

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ مجلس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ ہر اس احمدی دوست کو جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں مجلس کی رکنیت اختیار کرنے کی تلقین کرے لیکن کم از کم یہ ذمہ داری تو خود اٹھائیں کہ مجلس کو اس بات سے آگاہ کر دیں کہ اب آپ چالیس سال کے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور جس طرح خدام الاحمدیہ میں آپ نے پچیس سال تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کی ہے اب بھی اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ دین کی توفیق دے اور پچیس سال سے بھی زیادہ عرصہ آپ سے خدمتِ دین لے۔ آمین۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"رسولؐ نے جو احکام دیئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء)

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں زعماء کرام اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور کوئی بھی انصار بھائی ایسے نہ ہوں جو مجلس کی تجنید اور بجٹ میں شامل نہ ہوں۔ اگر کسی مجلس میں ایسے احباب ہوں تو انہیں مجلس میں شامل کیا جائے۔
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

قائدین مجالس سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کے لئے کوشش فرماویں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریکِ غالب رکھتا ہے صنعتکاری میں بعض حیوانات اُس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہدِ نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اِس صنعت میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اُس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا کی طرف اسکے دِل کی کھڑکی کھُلے۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۳، صفحہ ۱۸۴)

الغرض جملہ مخلوقات میں انسان کا شرف اور بزرگی اِسی میں ہے کہ اُس کے اندر ایک برتر اور اعلیٰ ہستی کی تلاش کا جذبہ ودیعت کیا گیا ہے اور اس کے مطابق ہی اسے اعلیٰ سے اعلیٰ قوٰی اور طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ یہ جذبہ زمین کی کسی اَور مخلوق میں نہیں ہے اِسی لئے دوسری کسی مخلوق کو وہ قوٰی اور وہ طاقتیں نہیں دی گئیں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں۔ یہی اُس کے شرف اور بزرگی کا مدار علیہ ہے ٭

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۱۳

مَیں سردار بیگم بیوہ بھاگ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

نقد تیرہ صد روپے جس میں حق مہر شامل ہے۔ ۔/۱۳۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ سردار بیگم

گواہ شد نذیر احمد موصی نمبر ۱۰۵۷۳ صدر موصیان محمد آباد۔

گواہ شد صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال محمد آباد ضلع تھرپارکر وصیت نمبر ۱۰۰۹۱۔

مسل نمبر ۲۴۱۱۴

مَیں معین احمد شکور ولد مقبول احمد صاحب ذبیح قوم ڈوگر پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت ۔/۱۰ روپے ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد معین احمد شکور

گواہ شد مقبول احمد ذبیح ولد سردار عبدالحق صاحب شاکر (والد موصی) ۱۹/۷ دارالعلوم غربی ربوہ وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔

گواہ شد سردار عبدالحق شاکر واقفِ زندگی تحریک جدید وصیت نمبر ۴۳۳۳۔

مسل نمبر ۲۴۱۱۵

مَیں شاہدہ ناصر زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن گوٹھ چوہدری مبارک احمد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے
۲۔ زیورات طلائی وزنی گیارہ تولے مالیت ۔/۹۹۰۰۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔ روپے ماہوار آمد بصورت ۔۔۔ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ شاہدہ ناصر ۴۳ رسی بوریوالہ ضلع وہاڑی۔

گواہ شد نذیر احمد سندھو سیکرٹری تعلیم وتربیت ۴۳ رسی بوریوالہ ضلع وہاڑی۔

گواہ شد ناصر احمد (خاوند موصیہ) ۴۳ رسی بوریوالہ ضلع وہاڑی۔

مسل ۲۴۱۱۶

مَیں خالدہ سلمہ زوجہ محمد اقبال احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ خالدہ سلمہ

گواہ شد شریف احمد صدیقی کپورتھلوی (والد موصیہ) وصیت نمبر ۲۲۶۲۳۔ ۱۱/۱ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ وصیت نمبر ۷۴۴۶

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزہ نصرت عقیل صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مبلغ گیمبیا مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب نے بانجول (گیمبیا) سے کیبل گرام کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر دی ہے کہ عزیزہ نصرت عقیل صاحبہ ایم۔اے (اکنامکس)، اہلیہ مکرم انیس احمد صاحب پرنسپل احمدیہ نصرت سیکنڈری سکول بانجول، ڈیلیوری آپریشن کے دوران ۱۳/۱۲ جون ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ محترم مولانا محمد صادق صاحب فاضل سماٹری کی صاحبزادی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی بہو تھیں۔ ان کی شادی کو ابھی پورا سال بھی نہ ہوا تھا۔ مرحومہ بہت دیندار، پابندِ صوم و صلوٰۃ، ہر ایک سے حسنِ سلوک کرنے والی اور اعلیٰ تعلیمیافتہ تھیں۔ چھوٹی عمر میں ان کی وفات سب عزیزوں کے لئے بہت دُکھ کا باعث ہوئی ہے لیکن

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان خصوصاً خاوند کو جو غریب الوطنی میں ہیں صبر جمیل سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین

بارعایت سیل

ہم نے اپنی دکان پر بعض کپڑوں میں دو روپے سے پانچ روپے فی گز تک فوری سیل کیلئے کمی کر دی ہے۔ احباب اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ موسم گرما کے دیدہ زیب پلین و پرنٹ ملبوسات انتہائی مناسب نرخ پر خرید نے کیلئے تشریف لائیے۔

پروپرائٹر مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

۳- ... ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحتیابی عطا فرمائے۔ آمین (سید رضوان منظور دارالنصر غربی ربوہ)

۴- میرے عزیز دوست چوہدری نسیم احمد صاحب ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم عرصہ سے بیمار اور کراچی میں زیرِ علاج ہیں ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد سبزی فروش رحمت بازار ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے وہ ہمیشہ نفع میں رہتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو یہ نکتہ سمجھنا چاہئے اور اسے ہر دم اپنے مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ دین اور سلسلہ کے لئے جب بھی ان کے مالوں کی ضرورت پیش آئے انہیں وہ اموال بغیر کسی خوف اور بغیر کسی خطرہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے چاہئیں کیونکہ وہ جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے ہمیشہ نفع میں رہتا ہے"

اِس وقت غلبۂ اسلام کی مہم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو آپ کے اموال کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم یہ نفع مند سودا کر لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں جن کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ کئی بار پہلے بھی اعلان کروایا جا چکا ہے مگر بہت افسوس ہے کہ احباب جماعت سلسلہ کے اِس مرکزی ہسپتال کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ امید ہے اب دوست توجہ کریں گے اور درخواستیں بھجوائیں گے۔

۱- آسامی لیڈی ڈاکٹر ایک گریڈ 150 N.P.A 500-50/1000

50/250

50/- Technical allowence

25/- کرایہ مکان

۲- آسامی اے۔ایم۔او ڈاکٹر ایک ایضاً

۳- آسامی انستھیٹسٹ Anaesthetist ایک ایضاً

۴- میل نرس کوالیفائیڈ تین آسامیاں گریڈ 200-12-260/15

۵- سٹاف نرس اپریشن روم ٹرینڈ ایک آسامی 335/15-425 ایضاً

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر
فضلِ عمر ہسپتال - ربوہ

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کو ساڑھے پانچ ماہ کی صحتیابی کے بعد ۲ مئی کو دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لبلبہ کے غدود میں سخت قسم کی انفیکشن ہے۔ علاوہ ازیں جگر بھی خراب ہے۔ کھانا پینا بالکل بند کر دیا گیا ہے صرف ڈرپ کے ذریعے خوراک دی جارہی ہے۔ دردِ دل سے صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نے بہت سے فوری اور ضروری دینی کام شروع کئے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ ان کاموں کو اعلیٰ صحت کی حالت میں عمدگی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین

(ناصر احمد - زیورک - سوئٹزرلینڈ)

۲- خاکسار اور میرے دو لڑکے ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مقدمہ میں کامیابی کی دعا فرمائیں۔ (رحمت علی یدوملہی)

۳- میرے پھوپھی زاد بھائی فہیم احمد خان کا اپنڈکس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو...

ٹی وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر

⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ

ڈان — محلہ دارالبرکات ربوہ

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

۴۳-۱ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون - ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے — با اعتماد ادارہ —

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے سٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں!